40695- كئی برس سے ماہواري كے چھوڑے ہوئے روزوں كی قضاء نہيں كی

سوال

پچاس سالہ عورت نے جہالت كی بنا پر ماہواري ميں ترك كيے ہوئے روزوں كی قضاء نہيں كی اسے علم نہيں تھا كہ ان كی قضاء كرنی واجب ہے اب اسے علم ہوا كہ قضاء واجب تھی اسے كيا كرنا چاہيے ؟

پسندیدہ جواب

اس عورت پر ان ايام كی قضاء ہے اور احتياط اسی ميں ہے كہ وہ ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا بھی كھلائے .

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

ميري بہن نے كئی برس سے ماہواري كی بنا پر ترك كيے ہوئے روزے نہيں ركھے كيونكہ وہ قضاء كے حكم سے جاہل تھی خاص كر بعض عام لوگوں نے اسے كہا تھا كہ اس كے ذمہ روزہ چھوڑنے كی قضاء نہيں، اب اسے كيا كرنا ہوگا ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا :

اسے اللہ تعالی سے توبہ واستغفار كرنی چاہيے، اور اس كے ذمہ ہے كہ وہ ان ايام كے روزے ركھے جو اس نے ماہواري كی حالت ميں چھوڑے تھے، اور ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا بھی كھلائے جيسا كہ صحابہ كرام كی ايك جماعت كا فتوي ہے جو ايك صاع جس كی مقدار ڈيڑھ كلو بنتی ہے، كسی جاہل عورت كے كہنے سے كہ اس كے ذمہ كچھ نہيں يہ ساقط نہيں ہوگا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بيان كرتی ہيں كہ : (ہميں روزوں كی قضاء كا حكم تھا اور نمازوں كی قضاء كا حكم نہيں تھا) متفق عليہ .

لھذا اگر دوسرے رمضان كے آنے تك اس نے پہلے رمضان كے روزوں كی قضاء نہ كی تو گنہگار ہوگی، اور اس پر قضاء كے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار اور اگر وہ قدرت ركھتی ہے تو ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا بھی كھلانا ہوگا، ليكن اگر فقير ہے كھانا كھلانے كی طاقت نہيں ركھتی تو توبہ واستغفار كے ساتھ روزوں كی قضاء ہی كافی ہے اور كھانا كھلانا ساقط ہو جائے گا، اور اگر اسے ان ايام كی گنتی ہی معلوم نہيں تو وہ ظن غالب پر عمل كرے، اور ان ايام كے روزے ركھے جن كا اسے گمان ہے كہ اس نے رمضان ميں روزے نہيں ركھے تھے اس كے ليے يہی كافی ہے كيونكہ اللہ تعالی كا فرمان ہے :

.{حسب استطاعت اللہ تعالی كا تقوي وڈر اختيار كرو}.اھ

ديكھيں : فتاوي ابن باز (184/15)

مستقل فتوي كميٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

ايك ساٹھ سالہ عورت كئی برس تك حيض كے احكام سے جاہل تھی، اور عام لوگوں سے سن ركھا تھا كہ روزوں كی قضاء نہيں اس گمان كی بنا پر اس نے روزوں كی قضاء نہيں كی اس كا حكم كيا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اسے اللہ تعالی کی جانب رجوع کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرنی چاہیے کہ اس نے اہل علم سے یہ مسئلہ نہیں پوچھا، اس کے ساتھ ساتھ اس پران ایام کی قضاء بھی ہے جواس نے ماہواي کی بنا پر روزے نہیں رکھے وہ ظن غالب کے اعتبار سے ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے اوراگراس میں استطاعت ہو توہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی دے جوکہ نصف صاع گندم یا کھجوریا چاول وغیرہ جواس کے ملک میں کھایا جاتا ہے، لیکن اگرکھان دینے کی استطاعت نہیں رکھتی تویہ اس سے ساقط ہوجائے گا اور صرف روزوں کی قضاء ہی کافی ہوجائے گی. اھ

دیکھیں : فتاوي الجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیۃ والافتاء (151/10)

کھانا دینے کے احکام دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (26865) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.